محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ۔

(صحیح بخاری، جلد ثانی۔ کتاب اللطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین)

وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں (عالمِ طفلی میں) رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیرِ تربیت تھا کہ (ایک مرتبہ آپ کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے) میرا ہاتھ پیالے کے (اندر کے کناروں میں) گھومنے لگا۔ (میری یہ حرکت دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لڑکے! (کھانا کھاتے وقت) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو، اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور وہ کھاؤ جو تمھارے آگے ہے"۔ (عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں) اس کے بعد کھانے کے بارے میں میری ہمیشہ یہی عادت رہی۔

حضرت وہب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ صحابی۔ یعنی تابعی نے صحابی سے وہ واقعہ بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے وقت انھیں پیش آیا۔

کھانے پینے کے وہ آداب حدیث کی تمام کتابوں میں موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو باقاعدہ سکھائے۔ ان آداب میں تین آداب اس حدیث میں بیان کیے گئے ہیں۔

ایک یہ کہ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیے۔

دوسرے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔

تیسرے اپنے آگے سے کھانا چاہیے، سارے برتن میں ہاتھ نہیں چلانا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں لوگوں کو اتباعِ دین کی تعلیم دی ہے اور انھیں اللہ کی عبادت

کے طریقے سکھائے ہیں، وہاں معاشرتی آداب اور مجلسی اصول بھی وضاحت سے بتلائے ہیں، اور انھیں دین کا لازمی اور ضروری حصہ قرار دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کے تمام احکام وہ عبادات سے متعلق ہوں یا معاملات سے، انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اس کا کوئی حکم دائرۂ فطرت سے باہر نہیں اور ایسا نہیں جس کو ماننے سے انسانی ذہن ابا کر سکے۔

اسی حدیث میں دیکھیے کہ حضور نے نہایت صراحت سے جن تین چیزوں کا حکم فرمایا ہے، ان پر عمل کرنا کتنا ضروری ہے اور یہ چیزیں انسانی فطرت سے کس درجے ہم آہنگ ہیں۔

انسان دن میں کم از کم دو دفعہ کھانا کھاتا ہے۔ کھانے میں وہ بعض دفعہ تنہا بھی ہوتا ہے اور بعض دفعہ کسی کے ساتھ بھی۔ ! لیکن ان آداب کا تعلق دونوں صورتوں سے ہے۔!!

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بے مثال جلالت و عظمت کے باوجود خادم یا بچے کو بھی کھانے میں شریک فرماتے تھے اور اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے، جو خود کھاتے، وہی اس کو کھلاتے۔

اس عالمِ آب و گل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا نہ کوئی شخص پیدا ہوا، نہ پیدا ہوگا، لیکن آپ کی مہربانیوں اور رافتوں کا شامیانہ اتنا وسیع اور ہمہ گیر تھا کہ سب اس سے سعادت اندوز ہوتے تھے۔ بوڑھے جوان اور بچے اس سے برابر فائدہ اٹھانے کا شرف حاصل کرتے تھے۔

اس حدیث کے مطلب کی وسعت میں بہت سی چیزیں آجاتی ہیں، کاش انھیں سمجھنے اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔